

14296- دین پر عمل نہ کرنے والے کا انجام

سوال

دین پر عمل نہ کرنے والے کا انجام کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

جس طرح آپ کے لیے یہ واضح ہے کہ اسلام ہی اللہ تعالیٰ کا دین ہے اور وہی دین حق ہے، اور یہ وہی دین ہے جو سب انبیاء و رسول صلی اللہ علیہم السلام لے کر آئے جو بھی اس دین پر ایمان لایا اسے دنیا و آخرت میں اجر عظیم سے نوازا جائے گا، اور جو بھی اس دین کے ساتھ کفر کا ارتکاب کرے گا اسے سخت قسم کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

جس طرح کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک اور اس جہاں میں ہر چیز کا مقصد ہے، اور اے انسان تو بھی اس کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہی ہے تیرے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز مسخر کر دی اور تیرے لیے اپنی شریعت بنائی اور تجھے اس شریعت کی پیروی و اتباع کا حکم دیا۔

تو اگر تو نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مانا اور اس کی اطاعت کی اور جس سے منع کیا گیا ہے اس سے رک گیا تو اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا آخرت میں تیرے ساتھ وعدہ کیا ہے اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور تجھے جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل ہوں گی۔

اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی مختلف نعمتوں کی سعادت حاصل ہوگی مخلوق میں سب سے زیادہ عقل مند اور پاکیزہ نفس کے مالک انبیاء و رسل اور صالحین اور مقرب فرشتے ہیں۔

اور اگر آپ اپنے رب کے ساتھ کفر اور اس کی نافرمانی کریں گے تو دنیا و آخرت کی ناکامی و نقصان اٹھائیں گے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور مخلوق میں سب سے گندی ترین مخلوق کے مشابہ اور سب سے زیادہ کم عقل گروے پڑے نفس کے مالک اور شیطانوں اور ظالموں فسادوں اور طاغوتوں میں سے ہوں گے ہم نے یہ سب کچھ اجمالی طور پر بیان کیا ہے۔

اب ہم تفصیل کے ساتھ کفر کا انجام ذکر کرتے ہیں:

1- کفر کا انجام خوف کا حصول اور عدم امن ہے:

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں اور رسولوں کی اتباع کرنے والوں کے ساتھ اس دنیاوی اور اخروی زندگی میں مکمل امن کا وعدہ کیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا ان کے لیے ہی امن و سلامتی ہے اور وہ ہی ہدایت یافتہ ہیں}۔ الانعام (82)۔

اور اللہ تعالیٰ ہی امن و سلامتی دینے والا اور حفاظت کرنے والا ہے اور اس جہاں میں پائی جانے والی ہر چیز کا مالک بھی وہی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اس کے ایمان کی بنا پر پسند فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے امن و سلامتی اور اطمینان و سکون نصیب کرتا ہے۔

اور جب کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اسے امن و سلامتی اور اطمینان و سکون کو چھین لیتا ہے، تو آپ اسے ہر وقت آخرت میں اپنے انجام سے خوفزدہ ہی دیکھیں گے، اور وہ اپنی جان پر آفات و امراض سے خوفزدہ رہتا ہے۔

اور اسی طرح وہ دنیا میں اپنے مستقبل سے بھی خوفزدہ رہنے کی بنا پر اپنی جان و مال کی انشورنس کروانا پھرتا ہے، اس لیے کہ اسے امن و سلامتی حاصل ہی نہیں ہوتی اور اس کا اللہ تعالیٰ پر بھی توکل و بھروسہ نہیں ہے۔

2- زندگی میں تنگی :

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کے لیے اس جہان میں پائی جانے والی ہر چیز کو مسخر کر دیا، اور ہر مخلوق کے لیے اس کی روزی اور عمر بھی تقسیم کر دی، آپ دیکھتے ہیں کہ پرندہ اپنے گھونسلے سے رزق کی تلاش میں نکلتا ہے اور ایک سے دوسری ٹہنی پر منتقل ہوتا رہتا اور سرلی آواز میں چچاتا ہے۔

اور انسان میں ان مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے روزی اور عمر تقسیم کر رکھی ہے، تو اگر یہ انسان اپنے رب پر ایمان لائے اور اس کی شریعت پر استقامت اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سعادت و استقرار نصیب کرتا ہے اور اس کے معاملات آسان کر دیتا ہے، اگرچہ اس کے پاس زندگی گزارنے کے لیے وافر مقدار میں اشیاء نہ بھی ہوں۔

اور اگر وہ اپنے رب کے ساتھ کفر کا ارتکاب اور اس کے عبادت کرنے سے منکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی تنگ اور اجیرن بنا دیتا ہے اور اس پر ہر قسم کے غم و پریشانیاں جمع کر دیتا اگرچہ اس کے پاس ہر قسم کی راحت و آسائش کے وسائل اور ساز و سامان کی انواع و اقسام ہی کیوں نہ ہوں۔

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ان ترقی یافتہ ممالک میں جہاں کے افراد کو ہر قسم کے آسودگی کے وسائل میا کیے گئے ہیں ان میں خودکشی کرنے والوں کی کثرت پائی جاتی ہے؟

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ صرف زندگی کا نفع حاصل کرنے کے لیے ساز و سامان اور سفروں کی کئی قسموں میں اسراف و فضول خرچی کی جاتی ہے؟

اور اس اسراف و فضول خرچی کا سبب یہ ہے کہ دل ایمان سے خالی اور تنگی کا احساس و شعور، اور ان پریشانیوں اور قلق کو ختم کرنے کے لیے مختلف قسم کے جدید وسائل استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سچ ہی فرمایا ہے :

﴿اور ہاں جو بھی میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے قیامت کے روز اندھا کر کے اٹھائیں گے﴾۔ ط (124)۔

3- وہ اپنے نفس اور اپنے ارد گرد کے جہان سے مقابلہ میں زندگی گزارتا ہے :

یہ اس لیے ہے کہ اس کا نفس تو فطرت توحید پر پیدا کیا گیا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت، جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے﴾۔ الروم (30)۔

اور اس کا جسم تو اپنے خالق و مالک کے سامنے جھک گیا اور اپنے خالق کے نظام پر چلنے لگا تو کافر نے اس فطرت کو توڑ کر رکھ دیا اور ایمان لانے سے انکار کیا۔

اور اپنے رب کے احکامات و اوامر کی مخالفت کرتے ہوئے اختیاری امور میں زندگی گزارتا ہے، تو اگر اس کا جسم اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار ہے تو اس کا اختیار اس کے مخالف ہے۔

اور وہ اپنے ارد گرد کے ماحول کے ساتھ وہ مقابلہ میں رہتے ہیں، یہ اس لیے کہ اس لیے کہ اس جہان میں بڑی سے بڑی چیز سے چھوٹی سے چھوٹی چیز اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر پر چلتی ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں سا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور زمین کو فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں﴾۔ فصلت (11)

بلکہ اس جہان میں جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے تو وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور جو اس کی مخالفت کرے اسے ناپسند کیا جاتا ہے، اور کافر ہی اس مخلوق میں حد سے بڑھا ہوا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کے لیے تیار کر رکھا ہے اور اس کی مخالفت پر دوسروں کی مدد کرتا ہے، تو اسی لیے آسمان وزمین اور ساری مخلوقات کا حق ہے کہ ایسے کافر سے بغض رکھے اور اس کے کفر و الحاد سے بھی نفرت و بغض رکھے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اروان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ و رحمن نے بھی اولاد اختیار کی ہے، یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو، قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں، کہ وہ رحمن کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے، اور یہ رحمن کی شان کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے، آسمان وزمین میں جو بھی ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں﴾۔ مریم (88-93)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کے بارہ میں فرمایا :

﴿ان پر نہ تو آسمان وزمین روئے اور نہ انہیں مہلت ہی ملی﴾۔ الدخان (29)۔

4- وہ جاہلیت کی زندگی بسر کرتا ہے :

اس لیے کفر جہالت بلکہ ایک عظیم جہالت ہے جس سے بڑھ کر کوئی جہالت ہو ہی نہیں سکتی، کیونکہ کافر اپنے رب سے جاہل ہے، وہ یہ دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے کہ یہ سارا جہان اس کے رب نے پیدا کیا اور بالکل بدیع طور پر بنایا ہے۔

اور اپنے نفس کی عظیم الخلق اور صنعت جلیل بھی دیکھتا ہے اور اس کے باوجود وہ اس جہان کے پیدا کرنے والے اور اس کے نفس و جان کو ترکیب دینے والے سے غافل ہے تو کیا یہ ایک عظیم جہالت نہیں؟؟

5- اور اپنے اوپر اور اپنے ارد گرد رہنے والوں پر بھی ظلم کرتے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے :

اس لیے کہ اس نے اپنے آپ اس چیز کے لیے مسخر و مطیع کر دیا جس کے لیے وہ پیدا ہی نہیں کیا گیا، اور اپنے رب کی عبادت کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرتا ہے۔

اور ظلم یہ ہوتا کہ کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ غیر مناسب جگہ پر رکھ دیا جائے، تو پھر اس سے بڑھ کر اور کونسا ظلم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ کسی اور کی عبادت کی جائے جو اس کا مستحق ہی نہیں۔

لقمان حکیم نے شرک کی قباحت بیان کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے :

﴿اور جب لقمان نے وعظ کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا یقیناً شرک ایک بڑا بھاری ظلم ہے﴾۔ لقمان (13)۔

اور اپنے اردگرد انسانوں اور مخلوقات پر بھی ظلم کرتا ہے کہ اس لیے کہ اسے حقدار کے حق کا علم ہی نہیں، اور انسانوں اور حیوانوں میں سے جس پر بھی اس نے ظلم کیا ہو گا وہ روز قیامت اس کے سامنے آکر اپنے رب سے قصاص کا مطالبہ کریں گے۔

6- اس نے دنیا میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا باعث بنایا :

اور وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب کا شکار رہتا ہے جس کی وجہ سے اس پر مصائب و تکالیف اور حادثات نازل ہوتے اور جلد سزا دی جاتی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ بدترین سازشیں کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آجائے جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہو

یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں سمجھتے، یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ لے پس یقیناً تمہارا پروردگار اعلیٰ شفقت اور انتہائی رحم والا ہے { النحل (45-47)۔

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح بھی ہے :

﴿کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی تا وہ قہیکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آپہنچے یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں فرماتے﴾۔ الرعد (31)۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

﴿اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے خوف و فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے اور وہ کھیل کود میں مشغول ہوں﴾۔ الاعراف (98)۔

جو بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو اس کی یہی حالت ہوتی ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے پہلی امتوں کی خبر دیتے ہوئے فرمایا :

﴿پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا، ان میں سے بعض پر ہم نے ہتھروں کی بارش برسائی اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ وہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے﴾۔ العنکبوت (40)۔

اور جس طرح آپ اپنے اردگرد کے لوگوں پر تکالیف و مصائب اور اللہ تعالیٰ کی سزائیں اور عقاب نازل ہوتا دیکھتے ہیں۔

7- اسے خائب و خاسر لکھ دیا جاتا ہے :

وہ اپنے ظلم کے بنا پر دلوں اور روجوں کے بہت ہی عظیم نفع جو اللہ تعالیٰ سے مناجات کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی معرفت اور انسانوں کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ امن و سکون سے محروم ہو جاتا ہے۔

اور اسے دنیا کا خسارہ حاصل ہوتا ہے اس لیے کہ وہ دنیا میں حیرانی و پریشانی کی زندگی بسر کرتا ہے اور پھر اپنے نفس کا بھی خسارہ اٹھاتا ہے جس کی بنا پر وہ مال و دولت جمع کرتا تھا کیونکہ اس نے اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مسخر نہیں کیا حالانکہ اسے پیدا ہی اسی لیے کیا گیا تھا۔

اور نہ ہی اسے دنیا کی سعادت حاصل ہو سکی کیونکہ اس کی زندگی بھی شقی و بدبخت کی طرح گزری اور اسے موت بھی بدبختی کی آئی اور میدان محشر میں بھی اشد اشتیاء و بدبختوں کے ساتھ ہی اٹھایا جائے گا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور جس شخص کا پلٹا ہلکا ہوگا تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لیے کہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے﴾۔ الاعراف (9)۔

اور اپنے اہل عیال کا بھی خسارہ کیا اس لیے کہ وہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کفر پر ہی زندگی بسر کرتا رہا اس لیے وہ سب بھی اس کی طرح شقی و بدبخت اور تنگی میں برابر ہیں اور ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

﴿اور ایمان دار صاف کہیں گے کہ حقیقی نقصان و خسارہ پانے والے وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا یا درکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں﴾۔ الشوری (45)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا :

﴿آپ کہہ دیجیے! کہ حقیقی نقصان اٹھانے والے تو وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے، یا درکھو یہ واضح اور کلمہ کھلا نقصان یہی ہے﴾۔ الزمر (15)۔

اور روز قیامت ان سب کو جہنم کی جانب دھکیلا جائے گا اور وہ بہت کم قرار والی جگہ ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کا ذکر کچھ یوں فرمایا ہے :

﴿ظالموں اور ان کے ہمراہیوں کو اور جن جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ عبادت کرتے تھے ان سب کو جمع کر کے انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو، اور انہیں ٹھرا لو، اس لیے کہ ان سے ضرور پوچھ گچھ ہونے والی ہے﴾۔ الصافات (22-23)

بلاشبہ وہ ساری زندگی اپنے رب کے ساتھ کفر اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتا ہوا بسر کرتا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عدم سے وجود دیا اور اس پر اپنی ساری نعمتیں مکمل کیں تو پھر وہ کس طرح کسی اور کی عبادت کرتا پھر تا ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور سے دوستی و محبت کرتا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور کا شکر یہ ادا کرتا پھر تا ہے۔۔۔۔۔

اس سے بڑھ کر انکار اور کفر اور کیا ہوگا؟ اور اس سے بھی زیادہ شنیع اور قبیح ناپسندیدگی اور کیا ہوگی؟

9- وہ حقیقی زندگی سے محروم رہتا ہے :

اس لیے کہ زندگی کا حقدار تو وہی ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور اپنے پیدا ہونے کی غرض و غایت کو پہچانے، اور اپنے انجام کا خیال رکھے، اور اپنے دوبارہ اٹھنے کا اسے یقین ہو، اور ہر حقدار کے حقوق کو پہچانتے ہوئے ادا کرے، کسی کا حق غصب نہ کرے۔

اور مخلوق میں سے کسی کو بھی اذیت و تکلیف نہ دے تو وہ ایک سعادت مند کی زندگی بسر کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں اس نے ایک اچھی اور بہتر زندگی حاصل کر لی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ جو شخص بھی اعمال صالحہ کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت لیکن جو مومن تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان اعمال صالحہ کا بدلہ بھی بہتر اور اچھا دیں گے }۔ النحل (97)۔

(97)۔

اور ایک اور مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے }۔ الصفت (12)۔

لیکن وہ شخص جو اس دنیا میں جانوروں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے اور اپنے رب کو بھی نہیں پہچانتا اور نہ ہی اپنی زندگی کا مقصد اور نہ ہی اسے انجام کی کچھ خبر ہے؟

اس کا تو مقصد صرف کھانا پینا اور سونا ہو۔۔۔ تو پھر ان جانوروں اور اس کے درمیان کیا فرق ہو بلکہ وہ تو ان جانوروں سے بھی گیا گزرا اور گرا ہوا ہے۔

اللہ جل شانہ نے اس کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہوئے فرمایا :

{ اور ہم نے جہنم کے لیے بہت سارے جن و انسان پیدا کیے ہیں جن کے دل تو ہیں لیکن وہ سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں ہیں لیکن وہ ان سے حق کو دیکھتے ہی نہیں، اور ان کے کان ہیں لیکن وہ ان سے حق سنتے ہی نہیں

یہ لوگ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ تو ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں بلکہ یہی لوگ غافل ہیں { الاعراف (179)۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{ کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں، وہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں }۔ الفرقان (44)۔

10- وہ دائمی عذاب میں ہوگا :

اس لیے کہ کافر ایک قسم کے عذاب سے دوسری قسم کے عذاب میں منتقل ہوتا رہے گا، اور جب دنیا سے نکل کر آخرت میں جائے گا تو اس میں مصائب و آلام بھیلتا ہوا جائے گا۔

اور اس کے سب سے پہلے مرحلے میں ہی موت کے فرشتوں سے بھی پہلے عذاب کے فرشتے نازل ہو کر اسے مستحق شدہ عذاب چکھانا شروع کر دیں گے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿کاش کہ تو دیکھتا کہ جب فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ پر اور سرینوں پر مار مارتے ہیں اور کہتے ہیں تم جلنے کا عذاب چکھو﴾۔ الانفال (50)۔

اور جب اس کی روح نکل جاتی اور اسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو بہت شدید قسم کے عذاب کا سامنا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آل فرعون کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے فرمایا :

﴿وہ ہر صبح اور شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمایا جائے گا) فرعونوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو﴾۔ غافر (46)

اور پھر جب قیامت کا دن ہوگا اور ساری مخلوق اٹھا کر اکٹھی کی جائے گی، اور اعمال پیش کیے جائیں گے، اور کافر جب یہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سارے اعمال اس کتاب میں جمع کر دیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہیں ہوں گے اور وہ یہ کہیں گے ہائے افسوس ہماری خرابی یہ کتاب کیسی ہے جس نے نہ تو کوئی چھوٹا اور نہ ہی بڑا گناہ چھوڑا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا وہ اسے اس کتاب میں موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر بھی ظلم و ستم نہیں کرے گا﴾۔ الکہف (49)۔

اور پھر وہاں کافر کی تمنا اور خواہش ہوگی کہ کاش وہ مٹی ہو چکا ہوتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی اس خواہش کو اس طرح بیان کیا ہے :

﴿جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمانی کو دیکھ لے گا، اور کافر یہ کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہو جاتا﴾۔ النباء (40)۔

اور اس دن سختی اور ہولناکی کی بنا پر انسان یہ چاہے گا کہ اگر وہ زمین کی ساری اشیاء کا مالک بن جائے اور اسے اس دن کے عذاب میں فدیہ دے کر عذاب سے بچ سکے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کچھ اس طرح کیا ہے :

﴿اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہو تو بدترین سزا کے بدلہ میں یہ سب کچھ دے دیں، اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا﴾۔ الزمر (47)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

﴿گنہگار مجرم لوگ اس کے عذاب کے بدلے فدیہ میں اپنے پیٹوں، اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے کنبے قبیلے کو جو اسے پناہ دیتے تھے اور روئے زمین پر سب لوگوں دینا چاہے گا تاکہ اسے اس عذاب سے نجات مل جائے﴾۔ المعارج (11-14)۔

اور اس لیے کہ دار آخرت دار جزا ہے اور تمناؤں اور خواہشات کا مقام نہیں لہذا اس دن انسان اپنے کیے کی سزا حاصل کر کے رہے گا اگر اس نے اچھے کام کیے تو اچھا بدلہ ملے گا اور اگر برے کام کیے تو اس کا بدلہ بھی سزا کی صورت میں برا ہی ہوگا۔

اور آخرت میں کافر کے لیے سب سے برا عذاب آگ کا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ نے آگ میں جانے والوں کے لیے کئی قسم کا عذاب تیار کر رکھا ہے تاکہ وہ اپنے کیے کی سزا پا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

﴿یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے تھے، اس کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے﴾۔ الرحمن (43-44)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے پینے اور لباس کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا :

﴿پس کافروں کے لیے تو آگ کے کپڑے کاٹ کر بنائے جائیں گے، اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت گرم کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا، جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائیں گی، اور ان کی سزا کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں﴾۔ الحج (19-21)۔

واللہ اعلم۔